بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران ۷۴)

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش | ۲۷ ذیقعد ۱۳۸۷ھ | ۲۷ فروری ۶۸ء | نمبر ۴۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم مُردہ دلوں کو زندہ کرنے اور ان میں زندگی کی روح پھونکنے کو آئے ہیں

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے

"یہ بھی یاد رکھو کہ ہمارا طریق نرمی ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے۔ تمہاری آواز تمہارے مقابل کی آواز سے بلند نہ ہو۔ اپنی آواز اور لہجہ کو ایسا بناؤ کہ کسی دل کو تمہاری آواز سے صدمہ نہ ہو۔ ہم قتل ۔۔۔۔ کے واسطے نہیں آئے بلکہ ہم تو مقتولوں اور مُردوں کو زندہ کرنے اور ان میں زندگی کی رُوح پھونکنے کو آئے ہیں۔ تلوار سے ہمارا کاروبار نہیں نہ یہ ہماری ترقی کا ذریعہ ہے۔ ہمارا مقصد نرمی سے ہے اور نرمی سے اپنے مقاصد کی تبلیغ ہے۔ غلام کو وہی کرنا چاہیئے جو اس کا آقا اس کو حکم کرے۔ جب خدا نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے تو ہم کیوں سختی کریں۔ ثواب تو فرمانبرداری میں ہوتا ہے اور دین تو سچی اطاعت کا نام ہے نہ یہ کہ اپنے نفس اور ہوا و ہوس کی تابعداری سے جوش دکھاویں۔

یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے۔ اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے۔ جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کل ناکردنی افعال سے دُور رہا کریں۔ جو شاخ اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔ سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہو گے تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

183

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۲۶ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری آجکل کوئٹہ میں زیر علاج ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر پریشن کے گیارہ پتھریاں خارج ہو چکی ہیں۔ تین پتھریاں ابھی خارج ہونی باقی ہیں۔ احباب آپ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۔ محترم سید احمد صاحب اعجاز الجریکٹو انجینئر جہلم (جن کی نظمیں اکثر الفضل میں شائع ہوتی ہیں) کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

۔ مورخہ ۲۷/۲/۶۸ بروز منگل بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خدام الاحمدیہ مقامی کا ماہانہ جلسہ ہوگا۔ جس میں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ تمام زعماء کرام خدام کی بروقت اور سو فیصدی حاضری کے ذمہ دار ہوں گے۔

(مقبول احمد ذبیح مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

۔ برمن بڑیہ (بذریعہ تار) مورخہ ۲۳ فروری کو یہاں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام احمدیہ ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احباب جماعت اور غیر از جماعت دوست کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اصلاح وارشاد نے اس موضوع پر خطاب فرمایا کہ "اسلام دنیا میں کس طرح غالب آسکتا ہے؟"

ملکی اور ملی خدمت کے بہترین ایام

احباب اچھی طرح جانتے ہیں کہ درخت ہمارے ملک کا بہترین سرمایہ ہیں۔ یہ اپنے اندر بے حد فوائد رکھتے ہیں۔ اس لئے پاکستان کے ہر بہی خواہ سے عموماً اور ہر رکن انصار اللہ سے خصوصاً میری درخواست ہے کہ وہ ان شجرکاری کے ایام میں اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دے کر ملکی اور ملی خدمت بجا لائیں۔

(نائب قائد ایثار)

مسعود احمد پبلشر نے فیض الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۸ء

موجودہ حالتِ زار اور اس کا علاج

(۲)

کیا آج اسلام کو کفر زغہ میں لئے ہوئے نہیں ہے۔ امریکہ ہو یا روس ہندو ہوں یا یہودی۔ کون ہے جو مسلمانوں کو مٹا دینے کے لئے تلا ہوا نہیں افریقہ میں، یورپ میں، ایشیا میں الغرض ہر جگہ مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ قبرص۔ فلسطین۔ کشمیر۔ صومالیہ۔ ہندوستان میں نائیجیریا میں۔ الغرض بیسیوں ملکوں میں مسلمانوں کا خون بے دریغ بہایا جا رہا ہے۔ محض اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں اسلام کے نام لیوا ہیں۔ مغربی اقوام کیا کیا جتن اسلام کا نام و نشان مٹانے کے لئے نہیں کر رہے۔ لٹریچر سے اور تلوار سے کام لیا جا رہا ہے۔ اس طرح دشمن چاہتے ہیں کہ اسلام دنیا سے ختم کر دیا جائے۔ مگر اللہ تعالےٰ چیلنج کرتا ہے کہ ہرگز نہیں۔ اسلام کا نام دنیا سے نہیں مٹ سکتا یہ انمٹ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہدایت اور دینِ حق دے کر اپنے رسول کو اس لئے بھیجا ہے کہ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور اللہ تعالےٰ ضرور اپنے نور کو پورا کرکے رہے گا خواہ دشمن کتنا ہی زور لگا لیں۔

اگر ہم سورۃ صف کا شروع سے لے کر آخر تک غور سے مطالعہ کریں اور یہ بھی پیش نظر رکھیں کہ اللہ تعالےٰ کا کلام باہم مربوط اور پیوست ہے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے نہ صرف اس زمانہ کے متعلق مسلمانوں کی حالت ان کی آرزوؤں اور ان کی بے بسی اور کم ہمتیوں کا جو ان میں مایوسی کی وجہ سے گھس آئی ہیں چند الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے بلکہ اس زمانے کے اسلام دشمن عناصر کی طرف بھی اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ عناصر اسلام کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گے۔ مگر اللہ تعالےٰ نہایت تحدی کے ساتھ فرماتا ہے کہ دشمنانِ اسلام خواہ جتنا زور چاہیں لگا لیں اللہ تعالےٰ کی بات پوری ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالےٰ نے جو لائحہ حیات دنیا کے لئے تجویز کیا ہے۔ وہ دنیا میں نافذ ہو کر ہی رہے گا۔

آیئے اب ذرا سلسلہ وار سورہ صف کی آیات کا مطالعہ کریں۔ اللہ تعالےٰ شروع ہی میں فرماتا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

سَبَّحَ ماضی کا صیغہ ہے جو یقینی مستقبل کے معنی دیتا ہے۔ یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی کام یقینی ہونے والا ہو اس کے لئے ماضی کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص نے کسی کام کا وعدہ کیا ہو اور وہ کہے کہ "سمجھو کہ ہو گیا" تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ وہ ضرور یہ کام کر دے گا۔ الغرض شروع سورۃ ہی میں اللہ تعالےٰ نے یقین دلایا ہے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب تسبیح کریں گے۔ تکوینی طور پر تو انسان اور تمام کائنات اللہ تعالےٰ کی تسبیح ہمیشہ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ انسان تشریعی طور پر بھی یقینی طور پر تسبیح کریں گے۔ یہ اٹل ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ غالب آنے والا اور حکمت والا ہے۔ وہ ضرور ایسے سامان کر دے گا کہ اگرچہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب انسان تشریعی طور پر تسبیح کرنا چھوڑ دیں گے۔ مگر انسان پھر تسبیح کرنے لگیں گے۔ اس لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

اس پُر معنی کلام سے اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی ڈھارس بندھائی ہے کہ وہ دنیا کے حالات دیکھ کر مایوس نہ ہوں جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس سورۃ میں خطاب ان لوگوں کی طرف ہے۔ جو مسلمان کہلاتے ہیں اور بار بار اللہ تعالیٰ انہیں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کہہ کر خطاب کرتا ہے۔ چنانچہ شروع کی آیہ کریمہ کے فوراً بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

یہاں سے مسلمانوں کی موجودہ حالت کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ یعنی یہ ایسے مسلمانوں سے خطاب ہے۔ جو دعوےٰ تو اسلام کا کرتے ہیں۔ مگر اس پر عامل نہیں جو کہتے تو ہیں کہ ہمیں یہ کرنا چاہیئے وہ کرنا چاہیئے مگر کرتے نہیں حالانکہ

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

یہ بات اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت بڑی ہے کہ تم جو کہو وہ کرو نہیں۔ یہ سچے مسلمان کا شیوہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو قطعاً پسند نہیں کرتا بلکہ

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ۔

اللہ تعالےٰ تو ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر کفر و شرک کے خلاف ایسا مضبوط محاذ قائم کرتے ہیں کہ گویا وہ سیسہ کی ایک عمارت بن گئے ہیں۔ (باقی)

ضروری تصحیح: الفضل مورخہ ۲۴ فروری صفحہ ۲ پر درج ہے "تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کے الفاظ اسی حقیقت پر دلالت کرتے ہیں مسلمانوں سے یہ کہا کہ اللہ اور رسول پر ایمان لانا ظاہر کرتا ہے کہ ان کا ایمان لانا کمزور نہیں ہے"۔ اس میں آخری فقرہ یوں پڑھا جائے۔ "ان کا ایمان کمزور ہو چکا ہے"۔

ہے دین تو زندہ مگر تُو زندہ نہیں ہے

وہ ذہن وہ دل اور وہ نظر زندہ نہیں ہے
جو رُوح کے انوار سے رخشندہ نہیں ہے

اس دَور کے اذہان تو تابندہ ہیں لیکن
افکار کی صورت ابھی تابندہ نہیں ہے

وہ شخص ہے اخلاق کے معیار کا قاتل
جو کرتا ہے جُرم اور شرمندہ نہیں ہے

گر دل میں نہیں تیرے کسک سوزِ جگر کی
اس بزم میں تو میرا نمائندہ نہیں ہے

کر فکر کچھ اپنی بھی حیاتِ دل و جاں کی
ہے دین تو زندہ ہے مگر تُو زندہ نہیں ہے

عبدالسلام اختر ایم۔اے

184

شادیوں کے متعلق اسلامی احکام

تمام رسوم سے اجتناب ضروری ہے

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

قرآن مجید نے جس اسلامی معاشرہ اور مسلم سوسائٹی کی بنیاد رکھی ہے اسکی ایک اہم بنیاد عفت و عصمت کی زندگی ہے۔ گناہ اور بدی سے محفوظ زندگی ہے۔ جس معاشرہ میں سب لوگوں کی عزتیں محفوظ ہوں کسی کے ناموس کو کسی قسم کا خطرہ نہ ہو۔ اس معاشرہ کی اساس تقوی اللہ پر ہوتی ہے۔ ہر دل خدا تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتا ہے اور ہر شخص اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اپنے اعمال کا جائزہ لیتا رہتا ہے۔ اس خدا ترسی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معاشرہ پاک اور مطہر ہو جاتا ہے۔

اسلامی شریعت میں شادی اور نکاح کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ ہر بالغ مرد اور ہر بالغہ عورت کے لئے شادی ضروری ہے۔ شادی تقوی اللہ کے قیام کا ذریعہ ہے اور شادی معاشرہ کے لئے عفت و عصمت کی زندگی مہیا کرتی ہے۔ شادی کے ذریعہ نسل محفوظ ہو جاتی ہے اور افراد اور معاشرہ گندی زندگی سے نجات پاتے ہیں۔ قرآن مجید نے شادی پر زور دینے کے ساتھ ساتھ یہ حکم بھی دیا ہے وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ۔ کہ اگر کسی وجہ سے کسی کو شادی کرنے کی توفیق نہ ہو تب بھی اس کا فرض ہے کہ عفت کی زندگی بسر کرے۔ قرآن مجید نے عفت کی زندگی بسر کرنے کے لئے قواعد و احکام بیان فرمائے ہیں۔ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں واضح ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ یہ تو ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں کسی وجہ سے شادی میسر نہ ہو ان کا نکاح نہ ہو سکے۔ ورنہ اصل پسندیدہ امر یہی ہے کہ ہر قابلِ شادی مسلمان مرد و عورت کی شادی ہو اور اسلامی معاشرہ میں کوئی ایسا فرد نہیں ہونا چاہیئے جو شادی کے قابل ہو اس کے لئے شادی کرنے کے سامان مہیا ہوں اور وہ شادی نہ کرے۔ قرآن مجید نے تو مسلمانوں کو یہاں تک حکم دیا ہے وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ کہ جو بیوہ عورتیں ہیں یا جو ایسے مرد ہیں جن کی بیویاں فوت ہو گئی ہیں اور وہ شادی کے قابل ہیں تو ان کی شادی ضرور کراؤ۔ اپنے نوجوان لڑکوں اور نوجوان لڑکیوں، غلاموں اور لونڈیوں کی بھی شادی کراؤ۔ مسلمانوں کے معاشرہ میں بسنے والے ہر فرد کے لئے جو شادی کے قابل ہے شادی کرنا ضروری ہے۔

اسلام رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا۔ اسلام کے رو سے یہ پسندیدہ نہیں کہ اگر کسی مسلمان مرد کی بیوی فوت ہو جائے اور حالات کے رو سے وہ شادی کر سکتا ہو مگر وہ بلاوجہ ترک شادی کا عزم کر لے۔ ایسا ہی قابلِ شادی بیواؤں کے لئے بھی نکاح ثانی اسلام کا ایک ضروری اور تاکیدی حکم ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو ہمیشہ شادی کی ترغیب دی اور اسے ایک ضروری فریضہ قرار دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ انسان کا ایمان شادی کے بغیر کامل نہیں ہوتا۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے جس طرح نماز روزہ کے احکام کی تعمیل کا نام عبادت ہے اسی طرح کسبِ حلال اور شادی کے حکم کی تعمیل کا نام بھی عبادت ہے۔ عبادت اللہ تعالےٰ کے حکم کی اطاعت کا نام ہے۔

شادی میں ایک بڑی روک رسوم کے پابند لوگوں کے لئے جہیز وغیرہ کا معاملہ ہوتا ہے۔ لیکن اس بارے میں کوئی شرط لگانا اسلام کے رو سے سراسر ناجائز ہے۔ ہر ماں باپ اپنے مقدور کے مطابق اپنی لختِ جگر کی تقریب رخصتانہ کے موقع پر خرچ کرتے ہیں مگر والدین کو جہیز کے لئے پابند کرنا یا کسی مقدار کا مطالبہ کرنا نہ صرف شرعاً ناجائز ہے بلکہ عام شریفانہ اخلاق کے بھی خلاف ہے۔ شرفاء میں اس قسم کا مطالبہ ایک رنگ کی کمینگی سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح لڑکی والوں کا دوسری طرف سے زیورات یا پارچات کے بارے میں مطالبہ کرنا بھی ہرگز درست نہیں۔ یہ چیزیں تو بطور تحفہ ہوتی ہیں اور تحفہ مانگ کر لینا یا مطالبہ کر کے لینا ہرگز روا نہیں۔ شریعت نے عورت کی ملکیت کے لئے مہر کا حق مقرر فرمایا ہے۔ نکاح کے وقت مہر مقرر ہونا چاہیئے۔ اور اس میں بھی لڑکی اور لڑکے کی مالی حیثیت کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مُؤْنَةً

(البیہقی)

کہ وہ نکاح بہت بابرکت ہوتا ہے جس میں اخراجات کی آسانی رہے یعنی طرفین میں سے کسی پر بھی بوجھ نہ ڈالا جائے۔

جماعتِ احمدیہ کا قیام احیاء سنت نبویہ کے لئے ہے۔ شادی بیاہ میں جو سادہ اور پُروقار طریق نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا۔ جس طرح آپ نے اسلامی معاشرہ میں ہر بالغ مرد و عورت کی شادی پر زور دیا۔ جس طرح کسی قسم کے اسراف اور فضول خرچی کے بغیر صحابہ میں شادیاں ہوتی تھیں اسی طرح شادی کے طریق کو جاری کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہمارا فرض ہے۔ ہر احمدی نے بیعت کے وقت اقرار کیا ہے کہ وہ رسم و رواج کی بجائے شریعت کی پابندی کرے گا اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہر گھر میں، ہر محلہ میں اور ہر شہر میں اسلامی شریعت کی ترویج کریں۔

شریعت کی خلاف ورزی کرنے سے مسلمان کہلانے والے بھی شادی بیاہ کے معاملات میں خطرناک الجھنوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے لکھا ہے کہ:۔

"آیئے صرف لاہور ہی کا سروے کر لیجئے اس کی آبادی اگر اٹھارہ اور بیس لاکھ کے درمیان ہے تو یہی پتہ لگایئے کہ کتنے خاندان ہیں جن کی جوان بیٹیاں منبر و محراب کے الفاظ میں عقد مسنونہ کے وقت کا منہ تک رہی ہیں لیکن ان کا وقت گم ہو چکا ہے کیونکہ والدین کا افلاس جہیز کی لعنت کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور معاشرہ اسلامی اخلاق سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔"

(چٹان ۱۹ فروری ۱۹۶۸ء)

ہمیں چاہیئے کہ غیر شرعی طور و طریق سے کلیتہً اجتناب اختیار کریں اور اسلام کی اصل روح کو ہر جگہ قائم کریں۔ جہیز یا زیورات وغیرہ ہرگز اسلامی مسائل نہیں۔ اسلامی مسئلہ یہ ہے کہ بالغ مرد اور بالغ عورت کی شریعت کے ماتحت شادی ہونی چاہیئے تاکہ سب لوگ تقویٰ کی زندگی بسر کریں اور اسلامی معاشرہ نیکی اور خدا ترسی پر ترقی پذیر ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احکامِ شریعت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالےٰ ربوہ میں ۵-۶-۷ اپریل ۱۹۶۸ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) منعقد ہو گی۔ جماعتیں اپنی تجاویز بطور ایجنڈا حسبِ قواعد جلد از جلد ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء تک بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

نقد و نظر

ISLAM & CHRISTIANITY

(اسلام اور مسیحیت بزبان انگریزی)

مصنف :- میجر عبدالحمید صاحب سابق امام مسجد ڈیٹن (اوہایو - امریکہ)
ضخامت :- ۲۳۲ صفحات قیمت :- ۳ ڈالر ۷۵ سینٹ
پبلشر :- The CARLTON PRESS, INC.
84, FIFTH AVE., NEWYORK N.Y.

زیرِ نظر کتاب ISLAM & CHRISTIANITY (اسلام اور مسیحیت) جماعتِ احمدیہ کے مبلغِ اسلام مکرم میجر عبدالحمید صاحب سابق امام مسجد ڈیٹن (اوہایو - امریکہ) کی انگریزی تصنیف ہے جو حال ہی میں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آئی ہے۔ اسے امریکہ کے مشہور پبلشنگ ادارے "دی کارلٹن پریس نیویارک" نے قیمتی کاغذ پر بہت خوبصورت ٹائپ میں شائع کیا ہے۔ اِس کتاب میں عیسائیت پر اسلام کی فضیلت ثابت کرنے اور اسلامی عقائد کی صداقت آشکار کرنے کے علاوہ اسلام اور احمدیت کی تاریخ اختصار کے ساتھ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اشاعتِ اسلام کے ضمن میں جماعتِ احمدیہ کی عالمگیر مساعی اور ان کے نہایت خوشکن نتائج پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے اور بہ دلائل ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام بالآخر دنیا میں غالب آ کر رہے گا۔ کتاب دیباچہ کے علاوہ مندرجہ ذیل آٹھ ابواب پر مشتمل ہے :-

(۱) ہستی باری تعالےٰ کا تصور (۲) بائیبل اور قرآن (۳) مسیح بن مریم (علیہ السلام)
(۴) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق پیشگوئی (۵) محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم۔
(۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں (۷) مسیح موعود احمد علیہ السلام۔
(۸) فرزندِ موعود — مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ۔

صداقتِ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے جہاں تک کتاب کی افادیت کا تعلق ہے اس کا اندازہ پبلشرز کے اس نوٹ سے لگایا جا سکتا ہے جو انہوں نے کتاب کا تعارف کراتے ہوئے کتاب کے دیدہ زیب گرد پوش پر شائع کیا ہے۔ پبلشرز کے اس نوٹ کا ترجمہ درجِ ذیل ہے :-

" اسلام — محمدؐ — مسلم — یہ تینوں اصطلاحیں انگریزی بولنے والی اقوام کے اکثر افراد کے لئے بیک وقت مانوس بھی ہیں اور عجیب و غریب بھی۔ مانوس اس لئے کہ ہم نے یہ اصطلاحات بارہا اور بار بار سنی ہیں۔ اور عجیب اس لئے کہ ہم یقین کے ساتھ یہ کہنے کے اہل نہیں ہیں کہ یہ اصطلاحات کن معانی اور مفہوم کی آئینہ دار ہیں۔

یہ اصطلاحیں فی الحقیقت دنیا کے عظیم مذاہب میں سے ایک عظیم مذہب کے کلیدی الفاظ کی حیثیت رکھتی ہیں — یہ ایک ایسا مذہب ہے جس کے آج بھی کروڑوں کروڑ کی تعداد میں پیروکار موجود ہیں — پھر یہ مذہب قریب قریب اتنا ہی قدیم ہے جتنی کہ خود عیسائیت۔

اِس لحاظ سے عبدالحمید صاحب کی تصنیف کردہ کتاب "اسلام اور مسیحیت" کی اشاعت مسرت کا باعث ہے اور وہ بھی منفرد نوعیت کی مسرت کا کیونکہ یہ کتاب اسلام کے دفاع میں فاضلانہ، معلومات افزا اور جاذبِ توجہ توضیحی بیانات پر مشتمل ہے۔ اس میں ساتھ کے ساتھ اس مذہب کی ابتداء سے لے کر اس زمانہ تک کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے یعنی بانیٔ اسلام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ سے لے کر حالیہ زمانہ میں مسیح موعودؑ کے فرزندِ موعود یعنی (مرزا بشیر الدین) محمودؓ کی امامت تک۔

مذہب اور اس کے موجودہ مخالفین کے متعلق بصیرت افروز بحث کرنے کے بعد صاحبِ تصنیف نے لسانیات اور کتب و تحریرات کو زیرِ تنقید لا کر یہودیت مسیحیت اور اسلام کی تعلیمات اور عقائد کا موازنہ پیش کرنے میں بہت گہرے اور عمیق علم و فضل کا ثبوت دیا ہے۔ انہوں نے ثابت کیا ہے کہ جس طرح عیسائیت یہودیت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا موجب بنا اسی طرح اسلام عیسائیت کا بہت اعلےٰ، عظیم تر اور مکمل و اکمل شکل ہے۔ ایسا کرنے میں انہوں نے بہت محتاط سوچ سمجھ اور مبنی بر حوالہ جات دلائل پیش کئے ہیں۔

جنابِ مصنف کو بڑے بڑے مذاہب کی کتب اور مؤرخین کی کاوشوں پر پورا عبور حاصل ہے اسی لئے اپنی اِس کتاب میں وہ منطقی استخراج اور حق و صداقت کے مغز سے الجھنوں اور توہمات کے قشر کو الگ کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

تاریخِ مذاہب کی اچھی طرح چھان بین کرنے کے بعد جنابِ حمید نے اپنی پوری توجہ کو اسلام اور جماعتِ احمدیہ پر، جس سے وہ خود منسلک ہیں، مرکوز کیا ہے۔

غالباً اِس ناقابلِ فراموش کتاب کا سب سے زیادہ دلچسپی ابھارنے والا اور تحیر انگیز باب وہ ہے جس میں مسلمان بزرگوں کی اُن پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جو زمانۂ مابعد میں پوری ہوئیں۔ اس میں نہر سویز، نہر پانامہ، جنگوں اور افتراق و تشتت سے متعلق پیشگوئیاں بھی شامل ہیں۔

"اسلام اور مسیحیت" صحیح معنوں میں ایک قابلِ قدر کتاب ہے۔ یہ مغربی دنیا سے تعلق رکھنے والے مطالعہ کے ایک شائق کے لئے قطع نظر اس سے کہ اُس کے اپنے معتقدات کیا ہیں بہت کچھ دلچسپ مواد پیش کرتی ہے کیونکہ اس کے صفحات میں فکر انگیز دلائل کی مدد سے اسلام کی ایک واضح اور نمایاں تصویر پیش کی گئی ہے۔ یہ دلائل عرصہ تک ان تمام لوگوں کے اذہان میں محفوظ رہیں گے جو ان کے بارہ میں غور و تفکر سے کام لیں گے۔"

کتاب اِس قابل ہے کہ احباب اسے خود بھی پڑھیں اور زائد تعداد میں کتب خرید کر تحفہ کے طور پر اپنے دوستوں کو پیش کریں۔ اِس طرح یہ کتاب پیغامِ حق کی اشاعت کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہو گی۔ انشاء اللہ۔

معاصرین سے

منافق لوگ معاشرتی امن کو تباہ کر دیتے ہیں

دنیا میں عادت و اخلاق کے اعتبار سے انسان تین طرح کے ہوتے ہیں ایک صاف دل ہمدرد اور دوست دوسرے مخالف، بدخواہ اور دشمن۔ تیسرے قسم کے وہ ہوتے ہیں جو نہ صاف اِدھر اور نہ صاف اُدھر میل ملاپ دونوں سے رکھتے ہیں۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہوتے ہیں انہی کو عام طور پر منافق کہتے ہیں۔ اس کے متعلق کھل کر یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ کس کا صحیح دوست اور کس کا مخالف و دشمن ہے۔ بلکہ یہ مغالطہ ہو سکتا ہے کہ یہ بڑا خوش مزاج ہے کہ ہر ایک سے ربط و ضبط رکھتا ہے۔ درحقیقت اس کا یہ ربط و ضبط اور میل ملاپ دیمک سے کم نہیں کہ اندر ہی اندر چیز کو ختم کر دیتی ہے اسی طرح یہ منافق مزاج انسان ہر دو فریق سے میل ملاپ رکھ کر دونوں کو تباہ کرنے کے درپے رہتا ہے۔ اس کی اُس سے لگاتا ہے اور اس کی برائی خواہ مخواہ نمک مرچ لگا کر اس سے کرتا ہے بظاہر خود اس کا کوئی نقصان نہیں ہوتا اور اُن دونوں کا نقصان بلاوجہ ہو جاتا ہے اسلام میں ایسے دورخی مزاج کے انسان کو فاسق کہا گیا ہے اور یہ معاشرہ میں امن کا دشمن اور بدخواہ ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں آیا ہے کہ اگر تمہارے پاس کوئی فاسق آ کر کوئی خبر سنائے تو اس کے متعلق کوئی جلدی نتیجہ نہ نکالو بلکہ تحقیق و غور سے کام لو۔ ورنہ جلد بازی میں حقیقت واضح ہونے کے بعد تم کو ندامت و شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ دراصل منافق انسان عموماً سادہ لوح نیک طینت اور امن و صلح پسند انسان کو زیادہ پریشان کرتے ہیں۔ ورنہ جو ان کی حقیقت جان گئے ہیں ان تک پہنچ رسائی ناممکن ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے انسان ملک و قوم کا امن خطرہ میں ڈال دیتے ہیں خانہ جنگی کرا دیتے ہیں باہم دست و گریباں کرا کر دوستی ختم اور لڑائی شروع کرا دیتے ہیں اس قسم کی گندہ ذہنیت والوں کا نظریہ اور زندگی کا مقصد محض ذاتی مفاد اور اپنی ذاتی مسرتیں ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں خواہ کسی کا کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہوتا ہو ایسے افراد ہر روپ میں، ہر سوسائیٹی اور جماعت میں ہوتے ہیں سیاست ہو یا مذہب دنیاوی کاروبار ہو یا گھریلو زندگی ہر شعبہ حیات میں ایسے خود غرض مفاد پرست انسان ہوتے ہیں۔

یہ منافق اللہ تعالےٰ کو اور اس کے مومن بندوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ حالانکہ اس دھوکہ کا اثر اور وبال خود ان پر پڑے گا یہ اس کو سمجھ نہیں رہے ہیں کہ آخر انہیں پر جب منافق کی دورخی ظاہر ہو جائے گی تو پھر یہ کسی کا اور کہیں کا نہ رہے گا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ایسے آدمیوں کی چالاکیوں سے جب تک دوست ناواقف رہتے ہیں اس وقت تک تو تباہ ہو جاتی ہے مگر جب پول کھل جاتا ہے تو بڑی مٹی پلید ہوتی ہے کہ جو جیادار کے لئے موت سے کم نہیں مگر خود غرض افراد کے دل و دماغ پر کچھ ایسی غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہوتا ہے کہ انہیں احساس نہیں ہوتا گویا حس تک مُردہ ہو جاتی ہے۔ خدا اور مخلوق خدا کے نزدیک ایسے کردار کے آدمی ذلیل ترین ہیں۔ یہ منافقین اپنی دورخی پالیسی پر نازاں ہوتے اور خوشی کا اظہار کیا کرتے ہیں جو محض انجام سے ناواقفیت کی دلیل ہے اس عام فطرت کو اللہ تعالےٰ نے اس طرح بیان فرمایا :- جب یہ دنیا پرست منافق مومنوں کے پاس آتے ہیں تو اپنے آپ کو آمنا کہہ کر مومن ظاہر کرتے ہیں مگر جب دنیا داروں کافروں نفس پرست اور شر پسند لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو بڑے زور سے کہتے ہیں کہ ہم تمہارے رفیق اور ساتھی ہیں۔ اس سے اندازہ کر لیا جائے کہ منافق کی زندگی کیا ہے۔ شریفانہ اور صحیح زندگی سے ذرہ بھر لگاؤ نہیں ہوتا۔ اسلام کا مقصد دنیا میں امن و اتحاد اور باہم ربط و ضبط و اشتراک اور خلوص کی زندگی سے آشنا کرنا ہے تاکہ چند روزہ زندگی اعلےٰ کردار اور بہترین معاشرہ میں گزر سکے۔ منافق کی زندگی اسلامی مقصد کے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ عوام میں انتشار، بددلی پھیلانا۔ امن و سکون اور ارتقائی زندگی میں حائل ہونا ہے جو بدترین خصلت اور انسانیت سوز حرکت ہے۔ خدا نے بھی ایسے افراد کی دوستی سے منع فرمایا ہے۔

(امروز ۲۳ فروری ۶۸ء)

185

تحریک تعلیم القرآن

(از امۃ المالک صاحبہ ایم اے بنت ملک عبدالحمید صاحب راولپنڈی)

تحریک تعلیم القرآن وہ مبارک تحریک ہے۔ جس کا اجراء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے سریر آرائے خلافت ہونے کے فوراً بعد فرمایا۔ اسکے تحت حضرت اقدس سے تمام احمدی افراد کو قرآن مجید کے علوم کی تحصیل میں ہمہ تن مشغول ہونے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں انوار قرآنی کو پھیلانے کی ایسی مہم چلائیں کہ تین سال کے اندر اندر ہر ناخواندہ احمدی قرآن مجید ناظرہ سے بہرہ ور ہو جائے جو ناظرہ پڑھ چکے ہیں وہ ترجمہ سے آشنا ہوں اور جن کو اللہ تعالےٰ نے ترجمہ پڑھ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ تفسیر سیکھنے کی طرف اپنی توجہ مبذول کریں۔ الغرض چھوٹا بڑا ہر ایک خاص لگن کے ساتھ اپنی اپنی استعداد کے مطابق قرآن مجید کا علم حاصل کرے اور پھر اپنے قول و فعل سے اس کی اشاعت میں اپنے اوقات عزیزہ کو صرف کرے ۔!!

جہاں تک قرآن مجید کی اشاعت کا تعلق ہے وہ اس وقت تک ممکن ہی نہیں ہو سکتی جب تک خود اپنے آپ کو تعلیمات قرآنیہ سے بخوبی آراستہ نہ کر لیں۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اس زریں اصول پر کماحقہ عمل کیا۔ قرآن کو پڑھا۔ فکر و تدبر سے پڑھا۔ اس پر عمل کیا اور اس کی اشاعت کے لئے بے نظیر قربانیاں دیں۔ اپنی جانیں بکروں کی طرح ذبح کرائیں۔ سخت اذیتیں برداشت کیں اور دور دراز علاقوں کے سفر اختیار کئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلفائے راشدین کا نصب العین بھی یہی رہا کہ کسی طرح دنیا کے ہر گوشے میں ہر قوم اور ہر نسل تک اللہ تعالےٰ کا یہ پیغام پہنچ جائے۔ صحابہ اور صحابیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی نصب العین کو پورا کرنے کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں دیں اور صحیح معنوں میں اپنے قلوب کو نور قرآن سے منور کر کے ساری دنیا میں اس کا پیغام پہنچایا۔

خلافت راشدہ کے بعد اسے اللہ تعالےٰ نے اس آسمانی صحیفے کے تحفظ کے لئے اولیاء اور مجددین کا ایک سلسلہ جاری کیا۔ جنہوں نے اپنے اپنے وقت پر جان جوکھوں میں ڈال کر قرآن مجید کی حفاظت کی ۔۔۔ اور اس زمانے میں جبکہ مادیت اور دہریت دنیا میں غالب آ رہی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا پھر سے کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تباہی کے کنارے پر پڑی ہوئی مخلوق خدا پھر سے اپنے رب کی آغوش محبت میں پناہ لے۔

واضح ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے بلکہ آپ اپنے سید و مولیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ ہی کی لائی ہوئی تعلیمات کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے آپ نے ان تھک کوششیں کیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی۔ قرآن مجید کے ہر حکم پر بشاشت قلبی سے لبیک کہا۔ اس پر عمل کیا اور دوسروں سے کرایا۔ آپ کی تمام کتب جن کی تعداد اسی کے لگ بھگ ہے درحقیقت قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ آپ کو قرآن مجید سے بے پناہ عشق تھا۔ اور اسی عشق و محبت کو جماعت کے قلوب میں موجزن کرنے کی خاطر اس کتاب کے اوصاف حمیدہ اور اسکے فیوض و برکات کا تذکرہ آپ نے بڑی کثرت سے فرمایا ۔۔۔ نظم میں بھی اور نثر میں بھی ۔۔۔ بڑے ہی دلپذیر انداز میں ۔۔۔!!

ایک جگہ فرماتے ہیں :۔

شکر خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے پہلے سارے اب گل کھلا رہی ہے
کیا وصف اسکے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسی خوابیں
خالی ہیں ان کی قابیں خوان ہدیٰ یہی ہے
اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے
کہتے ہیں حسن یوسف دلکش بہت تھا لیکن
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
یوسف تو سن چکے ہو اک چاہ میں گرا تھا
یہ چاہ سے نکالے اس کی صدا یہی ہے

(درثمین اردو صفحہ ۱۵)

جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

وہ سب کتابیں چھوڑ دو اور دن
رات کتاب اللہ ہی کو پڑھو
بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو
قرآن کریم کی طرف التفات نہ
کرے اور دوسری کتابوں پر
ہی دن رات جھکا رہے ہماری
جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم
کے شغل اور تدبر میں جان و
دل سے مصروف ہوں۔"

(الفضل ۲۸ جنوری ۱۹۶۵ء)

نیز فرمایا :۔

"تمہارے لئے ایک ضروری
تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو
مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری
اس میں زندگی ہے۔ جو لوگ
قرآن کو عزت دیں گے وہ
آسمان پر عزت پائیں گے جو
لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک
قول کو قرآن پر مقدم رکھیں گے
اُن کو آسمان پر مقدم رکھا
جائے گا (کشتی نوح)

"قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

(درثمین صفحہ ۲۶)

الغرض قرآن مجید سے عشق و محبت کی وہی چنگاری جو آپ کے قلب صافی میں موجود تھی۔ افراد جماعت کے قلوب میں بھی کچھ اس طرح روشن کی کہ وہ علائق دنیوی سے بے نیاز ہو کر قرآن مجید کو ہاتھوں میں لئے ہر سمت شرق میں۔ غرب میں۔ شمال میں۔ جنوب میں دنیا کی ہر سمت اور ہر حصہ میں پھیل گئے۔ ان کا جینا اور ان کا مرنا عظمت قرآن کی خاطر اور شرکت اسلام کے لئے تھا۔

ہر مخالف و موافق اس حقیقت کا گواہ ہے کہ اس زمانے میں ۔۔۔ ہاں اس مادہ پرستی کے زمانے میں جبکہ روحانیت مفقود ہو کر رہ گئی تھی۔ اگر کسی نے اس مقدس صحیفے کو اپنے سینے سے لگایا اور اس کی تعلیمات کو افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں اور یورپ کے سبزہ زاروں میں پھیلایا تو وہ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ سے فیضیاب ہونے والا آپ کے دل محبتوں کا گرویدہ ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ پانچ سال سے پاؤں پر ایک گندہ قسم کے پھوڑے سے بیمار چلا آ رہا ہے ہر قسم کے علاج کے باوجود مکمل آرام نہیں آ رہا نیز خاکسار کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور صحت کے لئے درخواست ہے۔ (کریم بخش مسلم جماعت فہم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

جنرل سٹورز پی ڈبلیو آر مغلپورہ میں پڑے ہوئے متفرق سکریپ یعنی ٹینوں ڈبوں کے سکریپ، ڈرموں کے سکریپ، مشینری کے سکریپ اور ردی کاغذ وغیرہ کی ریلوے سے خرید کے ضمن میں سربمہر لفافوں میں ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۲۔ ٹنڈر مجوزہ فارموں پر ارسال کرنے ہیں جو بادائیگی قیمت ناقابل واپسی دس روپے فی سیٹ (بشرح نجات) کے لئے محصولڈاک کے ضمن میں ایک روپیہ مزید) چیف کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹر انفارمیشن سینٹر لاہور کے دفتر سے نیز ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز کراچی کینٹ کے دفتر از ۱۰ فروری ۱۹۶۸ء تا ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء مل سکتے ہیں۔

۳۔ ٹنڈرز زیادہ سے زیادہ جمعرات ۱۴ مارچ ۱۹۶۸ء کے ۸ بجے صبح تک چیف کنٹرولر آف سٹورز پی۔ ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں جب کہ انہیں اسی روز ۱۲ بجے صبح ان ٹنڈر دہندگان کے سامنے جو موجود ہوں گے کھول لیا جائیگا پیشکشیں مقررہ تاریخ وصولی ٹنڈر سے چھ ہفتہ کی میعاد تک برائے منظوری اوپن (OPEN) رہیں گی۔

INF (L) 524

پی ڈبلیو ریلوے۔ کوٹیشن مطلوب ہیں

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے ضمن میں کوٹیشن مطلوب ہیں

68-1/11/14 بوائلر اور فلو ٹیوبیں فولادی برائے کوموٹوز = 14096

ٹنڈر فارم، خاکے اور پے سی فیکیشنز کی قیمت -/۲۵ روپے + -/۸ روپے ہے

کوٹیشنیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲ اپریل ۱۹۶۸ء ہے۔

ٹنڈر فارم دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور سے نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے جملہ ایام کار میں ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف انہی ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیشکشیں قابل قبول ہوں گی۔

INF (L) 525

وعدہ جات چندہ وقفِ جدید

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے گیارھویں سال کے ... پیغام پر لبیک کہتے ہوئے مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدے نقد ادا کر دئے ہیں۔ ان کے اسماء دعا کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

۱۔ پیر معین الدین صاحب ربوہ	-- —	۱۴۵
۲۔ عبدالغنی صاحب کویٹہ	-- —	۱۲۰
۳۔ محمد عبداللہ صاحب باجوہ ظفروال ضلع سیالکوٹ	-- —	۲۴
۴۔ چوہدری خورشید اسلم صاحب نوشہرہ	-- —	۷
۵۔ قاضی محمد شفیع صاحب عباسی گوجرانوالہ	-- —	۱۰
۶۔ نوابزادہ عباس احمد خاں صاحب ربوہ	-- —	۱۰۴
۷۔ نسیم بیگم صاحبہ دارالصدر غربی ب	۲۵ —	۶
۸۔ حاجی محمد فاضل صاحب معہ اہلیہ و والدین مرحومین ربوہ	-- —	۵۲
۹۔ مرزا برکت علی صاحب پنشنر معہ اہل و عیال ربوہ	-- —	۱۱۰
۱۰۔ وسیم بیگم صاحبہ ربوہ	-- —	۱۲
۱۱۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ	-- —	۷
۱۲۔ خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار دارالصدر غربی الف ربوہ	—	۵۰
۱۳۔ حکیم محمد عاشق صاحب بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ	-- —	۶
۱۴۔ برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد	۷۸ —	۸
۱۵۔ میاں خوشی محمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۶۳ —	۶
۱۶۔ محمد نواز صاحب اڑو انور آباد ضلع لائلپور	-- —	۱۰
۱۷۔ صاحبزادہ عبدالحمید صاحب ٹوپی ضلع مردان	۳۵ —	۱۲
۱۸۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب معراج معہ اہل و عیال	— —	۱۰
۱۹۔ محمد دین صاحب موضع پنج مہتہ ضلع گوجرانوالہ	-- —	۱۲
۲۰۔ ڈاکٹر درجہ مدیر احمد صاحب گولبازار ربوہ	-- —	۱۵
۲۱۔ چوہدری علی اکبر صاحب باب الابواب	۱۲ —	۶
۲۲۔ سید احمد شاہ آذیری مبلغ	۲۵ —	۷
۲۳۔ محمد عمر صاحب سندھی مربی سلسلہ جماعت احمدیہ	— —	۱۰
۲۴۔ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا رحیکی صاحبؓ دارالرحمت غربی	-- —	۱۱
۲۵۔ سردار بیگم صاحبہ پک ۶۵ ضلع لائلپور	-- —	۷
۲۶۔ میر داؤد احمد صاحب ربوہ	-- —	۲۰
۲۷۔ ملک محمد شفیع صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ	-- —	۴۰
۲۸۔ عبدالرحمان خان صاحب ہرگالی دارالصدر جنوبی	— —	۷
۲۹۔ بشیر احمد صاحب نیا محلہ جہلم	۲۵ —	۷
۳۰۔ مستری عبدالرحیم صاحب جہلم	۲۵ —	۷
۳۱۔ سیٹھی داؤد احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ جہلم	۷۵ —	۷
۳۲۔ سیٹھی حبیب الرحمان صاحب جہلم	۵۰ —	۶
۳۳۔ خواجہ مبارک احمد صاحب جہلم	۵۰ —	۸
۳۴۔ خواجہ بشارت احمد صاحب غلہ منڈی جہلم	— —	۷
۳۵۔ جماعت احمدیہ شتاب گڑھ ضلع ملتان	-- —	۳۲
۳۶۔ ناصرات نصرت گرلز سکول و فضل عمر سکول ربوہ	-- —	۲۶۲

خدام بھائیوں کے تعاون کی ضرورت

ماہنامہ "خالد" کے معیار کو بڑھانے اور اسے زیادہ مفید بنانے کے لئے خدام بھائیوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ آپ تعاون مندرجہ ذیل طریقوں سے کر سکتے ہیں۔

★ مضامین لکھ کر ★ مخطوطات ارسال کر کے ★ توسیع اشاعت کے سلسلہ میں مدد دے کر مالی اعانت فرما کر — ہم آپ کے علمی تعاون کے منتظر ہیں

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ)

تحریک جدید کے معاونین خاص قسط نمبر ۲

اکناف عالم میں تحریک جدید کے زیر انتظام اشاعت کے صدقہ جاریہ میں ایکہزار روپیہ یا اس سے زائد رقم کے ساتھ حصہ لینے والے مجاہدین تحریک جدید کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے:۔

کراچی

۱۔ مکرم ڈاکٹر مشتاق اللہ صاحب انصاری
۲۔ " حاجی مسعود احمد صاحب خورشید
۳۔ " چوہدری مشتاق احمد صاحب
۴۔ " شیخ عبدالحفیظ صاحب مدراس والے
۵۔ " شیخ رحمت اللہ صاحب ایسٹرن سروسز
۶۔ " چوہدری نجم احمد صاحب ماڈرن موٹرز
۷۔ " چوہدری شریف احمد صاحب ڈوبرڈ کمپنی
۸۔ " میاں عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی
۹۔ " محمد یٰسین صاحب لکھنوی
۱۰۔ " چوہدری ناصر احمد صاحب ظفر کریم کارپوریشن
۱۱۔ " نعیم احمد خان صاحب
۱۲۔ " میاں محمد شفیع صاحب دودھاں
۱۳۔ " محمد ابو رشید صاحب ڈپٹی کلکٹر
۱۴۔ " کرنل محمد اختر صاحب سعید
۱۵۔ " حبیب اللہ صاحب بٹ۔
۱۶۔ " چوہدری جلال الدین احمد صاحب

کوئٹہ

۱۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت
۲۔ " شیخ محمد اقبال صاحب
۳۔ " ڈاکٹر عین النعیم صاحب

ملتان

۱۔ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت
۲۔ " چوہدری عبداللطیف صاحب پاور ہاؤس الیکٹرک کمپنی
۳۔ " چوہدری منور احمد صاحب سائیکل مرچنٹ
۴۔ " سیٹھ رشید الدین صلاح الدین صاحبان منجانب والد مرحوم سیٹھ مبارک الدین صاحب

ساہی وال

۱۔ مکرم ملک خدا بخش صاحب تحصیلدار
۲۔ " ڈاکٹر خالد صاحب ہاشمی عارف والا ضلع ساہی وال

وکیل المال تحریک جدید

ہفتہ وصولی خدام الاحمدیہ

سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا جائزہ مجالس کو بھجوایا گیا ہے۔ گذشتہ سال کی نسبت چندہ کی وصولی میں خاص کمی ہے۔ پس قائدین حضرات ۳ مارچ سے ۱۰ مارچ تک چندہ صرف خدام الاحمدیہ کی وصولی کے لئے خصوصی رہنمائی فرمائیں۔ وصولی کی رپورٹ مرکز کو دیکر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص عنایت خاں جس کی ایک آنکھ میں سفیدی (پھولا) ہے عمر قریباً چالیس سال اچھا لمبا اونچا جوان ہے۔ اپنی سابقہ رائش پھیر وچیچی متصل قادیان اور حال سچا سودا۔ متصل چرہڑ کانہ منڈی۔ اپنے آپ کو احمدی اور صحابی کا بیٹا ظاہر کرتا ہے۔ مختلف بہانوں سے امداد کا طالب ہوتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب وہ سیالکوٹ کی طرف گیا ہے۔ احباب ہوشیار رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

مجالس انصار اللہ اور مساجد کا قیام

یہ امر انصار اللہ پر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مساجد کا وجود اپنے اندر بے شمار برکتوں اور روحانی ترقیات کے سامان لئے ہوئے ہوتا ہے۔ پس ایسی جملہ مجالس انصار اللہ جو مسجد ایسی نعمت سے محروم ہیں امسال پوری پوری کوشش کریں کہ مقامی طور پر مسجد کا قیام عمل میں آجائے۔ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ قیادت تربیت کی رپورٹ میں بھجواتے وقت مساجد کے قیام کے بارے میں اپنی مساعی کے متعلق ضرور رپورٹ درج فرمایا کریں۔ ابتدائی رپورٹ میں ہر مجلس کی طرف سے یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ مسجد کی تحت سے اسے میسر ہے یا نہیں

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترم چوہدری محمد شریف صاحب آف فیروز والہ کا ذکر خیر!

(از مکرم چوہدری آفتاب احمد صاحب فیروز والہ۔ ضلع گوجرانوالہ)

ہمارے والد بزرگوار چوہدری محمد شریف صاحب آف فیروز والہ نے ۱۱ر جنوری ۱۹۶۸ء بمقام گوجرانوالہ میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۱۹۱۵ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی کرم الدین جہلمی والے مقدمہ کے سلسلہ میں گوجرانوالہ سے گزرے تو آپ نے ریلوے سٹیشن پر حضرت اقدس کی زیارت کی۔ اگرچہ یہ واقعہ آپ کے بچپن کا واقعہ تھا لیکن حضور کا وہ نورانی چہرہ ہمیشہ ان کی آنکھوں کے سامنے تھا۔ اگرچہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آپ احمدیت پر ثابت قدمی سے قائم رہے نہ صرف خود قائم رہے بلکہ آہستہ آہستہ دادا جان کو بھی قائل کر لیا اور زندگی بھر تحریک جدید کا چندہ اپنے والد ماجد مرحوم اور اپنی والدہ صاحبہ کی طرف سے ادا کرتے رہے۔ آپ جلسہ سالانہ پر بڑی باقاعدگی کے ساتھ شرکت فرمایا کرتے تھے۔

آپ ۱۹۶۷ء کے انصار اللہ کے جلسہ پر گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے ملاقات کی اور دیگر بزرگان سلسلہ سے ملے اور یہی آپ کا سفر آخری سفر ربوہ ثابت ہوا۔

ملازمت کے ابتدائی سالوں میں آپ کانون گو گرداور رہے لیکن جلد ہی گوجرانوالہ میں ڈپٹی کمشنر کے بطور ریڈر کام کرنے لگے۔ کچھ عرصہ آپ کو محترم مرزا عزیز احمد صاحب اور ملک صاحب خان نون کے ماتحت بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ جب کہ یہ دونوں بزرگ گوجرانوالہ میں اے ڈی ایم اور ڈپٹی کمشنر تھے۔ آپ نے ساری زندگی دیانتداری سے گزاری بڑی محنت اور جاں فشانی سے کام کیا یہی وجہ تھی کہ آپ کی شخصیت کا افسران بالا پر گہرا اثر ہوتا تھا۔ اور وہ آپ کو اپنا ماتحت کی بجائے معاون سمجھتے تھے۔ آپ کچہری کے کاموں سے خوب واقف تھے اور ہر آدمی کا کام بڑے خلوص کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کا حلقہ احباب بڑا وسیع تھا۔ کافی آدمی آپ کی تبلیغ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ خدمت خلق کا کام جو آپ نے ساری زندگی کیا وہ مثالی تھا خواہ کوئی دوست ہو یا دشمن مشورہ بڑے اخلاص کے ساتھ دیا کرتے تھے۔ قیام پاکستان سے ایک سال قبل ملازمت سے ریٹائر ہوئے اور عرصہ تک مقامی جماعت میں بطور پریذیڈنٹ کام کرتے رہے۔ سلسلہ کے حالات سے پوری طرح باخبر رہتے تقریباً جماعت کا ہر رسالہ اور اخبار آپ کے نام جاری تھا۔ ہر تحریک میں شامل ہوتے۔ اکثر آپ کی زبان پر یہ فقرہ ہوتا خداوند کریم مجھے چلتے پھرتے بلا لے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ نے ہمیں دعاؤں کے ساتھ جلسہ سالانہ پر رخصت کیا اور خود ۱۱ر جنوری کو آٹھ بجے شب حرکت قلب بند ہونے سے داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس فانی دنیا سے رخصت ہو کر اپنے حی وقیوم خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہمیں آپ کی وفات کی اطلاع بذریعہ ٹیلی فون ربوہ میں ہی ملی۔ مرحوم کے پس ماندگان میں پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں شامل ہیں اس کے علاوہ چھ پوتے پوتیاں اور ۳ نواسے نواسیاں ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین۔

درخواستِ دعا

خاکسار کے گھٹنوں میں عرصہ سے تکلیف ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ (عنایت اللہ ایجنٹ الفضل وزیر آباد)

زرعی مشینری میں ایک مستند نام

کسان

کسان کے ڈیزل انجن خوبصورت اور مضبوط
چلنے میں بے آواز اور سمجھنے میں آسان ہیں

کسان کے ٹیوب ویل پمپ
کوالٹی میں سب سے اعلےٰ اور پائداری میں لاثانی ہیں

کسان کی مصنوعات
سے
ملک کو زرعی ضروریات میں خود کفیل بنائیے

ٹیوب ویل خریدتے وقت نام یاد رکھیں،

کسان

(زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان کے منظور شدہ)

کسان ٹیوب ویل انجنز (رجسٹرڈ)
۵۶۔ برانڈرتھ روڈ۔ چوک دالگراں، لاہور

راولپنڈی میں مکان برائے فروخت

مکان نمبر ۵۰۰/۸ محلہ وارث خان گلی نمبر ۲ تقریباً ۲۰ مرلے رقبہ۔ چھوٹے بڑے ۲۰ کمروں پر مشتمل۔ چار فلیٹ الگ الگ۔ ایک منزل۔ پرانی طرز کی بناوٹ، لاہور کی جائداد سے تبادلہ بھی ہو سکتا ہے۔

المشتہر:۔ ڈاکٹر شاہد رضا چوک پاکستان۔ گجرات

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ
کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کیلئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کیلئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

بہترین مال — شیخ جنرل اسٹور — بالمقابل ایوان محمود مکی بازار ربوہ — بارعایت دام

دعا کرو کہ اسلام کا سورج آہستہ آہستہ اوپر آتا چلا جائے

یہاں تک کہ وسط آسمان پر پہنچ کر لوگوں کی نظروں کو خیرہ کر دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ الفلق کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ سورہ الفلق کے ابتدا میں لکھا جا چکا ہے کہ اس سورہ کا تعلق سورہ نصر سے ہے سورہ نصر میں یہ بتایا گیا تھا کہ اسلام کی فتوحات اور غلبہ کی عمارت کی وہ بنیاد جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں رکھی گئی اس بنیاد پر عمارت بنتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ غلبہ کی عمارت مکمل ہو جائے گی اور اگر کوئی روک پیدا ہوئی تو خس و خاشاک کی طرح اڑ جائے گی۔ سورہ الفلق میں یہ بتایا گیا ہے کہ اے مسلمانو! تمہیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ تمہارے غلبہ کو کمال تک پہنچائے اور پھر یہ غلبہ ہمیشہ کے لئے ہو۔ کوئی ایسا دشمن نہ کھڑا ہو جائے جو تمہارے غلبہ کی عمارت کو نقصان پہنچائے یا تمہارے اندر افتراق پیدا ہو جائے۔ اور تم اس کی حفاظت نہ کر سکو

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال رہے۔ وہ زمانہ مشکلات اور مصائب کے لحاظ سے رات کے مشابہ تھا۔ لیکن اس کے بعد آپ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے اور کامیابی کی سحر نمودار ہونی شروع ہو گئی۔ اور ایک طرف اسلام کی کامیابی کے آثار نظر آنے لگے اور دوسری طرف مشکلات کم ہونے لگیں۔ گو صبح کی ابتدائی سفیدی پوری طرح نظر نہیں آتی تھی اور کمزور نظر والا اس کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن تیز نظر رکھنے والا اس کو دیکھ رہا تھا اور وہ اس بات کی خوشخبری پاتا تھا کہ تھوڑی دیر کے بعد سورج کی روشنی ظاہر ہونی شروع ہو جائے گی اور ہر شخص اس کو دیکھ لے گا۔ حتیٰ کہ آخر کار سورج نصف النہار پر چمکنے لگے گا۔

مدینہ میں آنے سے مسلمانوں پر فجر کا طلوع ہوا۔ گو مسلمانوں کو یہ فجر نظر آ رہی تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں افق میں روشنی پھیل جائے گی لیکن مخالفوں کی آنکھیں اس کو دیکھنے سے قاصر تھیں۔ آخر یہ روشنی ظاہر ہونی شروع ہوئی اور مسلمانوں کو غلبہ ملنا شروع ہو گیا حتیٰ کہ ہجرت کے آٹھویں سال مکہ فتح ہوا اور عرب کے لوگوں کو اسلام کی روشنی نے منور کر دیا۔ اور اسلام کی صبح کو سب لوگ دیکھنے لگ گئے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے محمد رسول اللہ! آپ کو چاہیئے کہ اب رب الفلق کی پناہ میں آئیں اور اس طرح اپنی امت کے ہر فرد کو حکم دیں کہ وہ رب الفلق کی پناہ طلب کرے۔ رب الفلق کے الفاظ میں ایک طرف یہ اشارہ ہے کہ تم دعا کرو کہ اسلام کا سورج آہستہ آہستہ اوپر آتا چلا جائے یہاں تک کہ وہ وسط آسمان پر پہنچ کر لوگوں کی نظروں کو خیرہ کر دے اور دوسری طرف یہ بتایا اس ترقی کے زمانہ میں تمہیں خدا تعالےٰ کی حفاظت طلب کرتے رہنا چاہیئے تا تم پر زوال نہ آئے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جز ۴ حصہ ۴ صفحہ ۱۴۱، ۱۴۲)

سالانہ پروگرام قیادت انصار اللہ

امید ہے سالانہ پروگرام آپ کی خدمت میں پہنچ چکا ہوگا۔ لہٰذا جملہ زعماء کرام انصار اللہ کی خدمت میں میری گزارش ہے کہ وہ شروع سال سے جملہ شقوں کی طرف متوازن توجہ دیں۔ تا سال کے آخر میں کوئی شق تشنۂ تکمیل نہ رہ جائے۔

(نائب صدر انصار اللہ)

درخواست دعا

میری دادی صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان دنوں ان کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔

جملہ احباب کرام سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مقصود احمد مبارک بھٹی)

دفتر سوم کی کامیابی ایک باقاعدہ مہم چاہتی ہے

تحریک جدید کے دفتر سوم کا اب تیسرا سال گزر رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا تھا۔

"جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعے نوجوانوں، نئے احمدیوں، اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے" دفتر سوم میں وعدے بڑے قلیل آ رہے ہیں جس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ جماعتوں کی طرف سے اسے کامیاب کرنے کے لئے کوئی باقاعدہ مہم نہیں چلائی گئی۔ امید ہے امراء و صدران کرام اپنے حلقہ میں دفتر سوم کا مکمل سبق فرما کر ہر رخنہ کو دور کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں میں اضافہ

۱۵ فروری ۱۹۶۸ء تک وعدوں کی میزان ۳۶ لاکھ ۷۰ ہزار سے زائد ہو چکی ہے، الحمد للہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے قیام پر احباب جماعت سے یہ اپیل فرمائی تھی کہ بشاشت قلبی کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل اور اس کا احسان ہے کہ احباب کو توفیق نصیب ہوئی اور انہوں نے بڑھ چڑھ کر اس فنڈ میں وعدے لکھوائے۔ گزشتہ رپورٹ کے بعد اللہ تعالےٰ کے فضل سے گرانقدر اضافہ ہوا۔ بیرون پاکستان کے احباب کی طرف سے -/۵۴۵۲۷ روپے اور پاکستان کے احباب کی طرف سے ۲۳،۷۷۴ روپے کا اضافہ وعدوں میں ہوا۔ کل اضافہ ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء تک ۷۷،۸۰۱ روپے کا ہوا۔ اس اضافہ کو شامل کر کے وعدوں کی کل میزان اب ۳۶،۷۱،۴۰۱ روپے ہو جاتی ہے الحمد للہ اللھم زد فزد۔

یقین ہے کہ جس محبت و بشاشت سے احباب نے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر وعدے پیش کئے ہیں۔ اسی جذبہ سے وعدوں کی ادائیگی کے لئے پوری کوشش فرمائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مخلصین سے یہ خواہش ہے کہ اس سال جو جون ۱۹۶۸ء کو ختم ہوگا۔ احباب اپنے بقیہ رقم کا ۳/۵ ادا فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی طرف سے جنہوں نے ۱۹۶۸ء کے لئے اپنے ناموں کی تجدید کرالی ہے کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۶ء پر مبنی شرح فی صد کے سربمہر ٹنڈرز ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء کو ۱۲ بجے دوپہر مطلوب ہیں۔ ٹنڈرز ان ٹھیکیداروں یا ان کے با اختیار نمائندوں کی موجودگی میں جو موجود رہنا چاہیں ٹنڈر داخل کرنے کے وقت کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	عرصہ تکمیل
	روپے	روپے	
۱- جھنگ میں کیمبری بنسیو ہائی سکول کی تعمیر (دو رہائشی فلیٹ بلڈنگ اور ایک ڈیک بلاک)	۲،۰۰،۰۰۰/-	۴۰۰۰/-	۴ ماہ
۲- چنیوٹ ضلع جھنگ میں لڑکوں کے گورنمنٹ ہائی سکول میں ہوسٹل کی عمارت کی تعمیر	۱،۵۰،۰۰۰/-	۳۰۰۰/-	۴ ماہ
۳- کمالیہ ضلع لائل پور میں لڑکوں کے گورنمنٹ ہائی سکول میں ہاسٹل کی عمارت کی تعمیر	۱،۵۰،۰۰۰/-	۳۰۰۰/-	۴ ماہ

تار کے ذریعہ موصول ہونے والے / مشروط / مبہم قسم کے ٹنڈرز قبول نہیں کئے جائیں گے۔

(دستخط ایگزیکٹو انجینئر جھنگ پراونشل بلڈنگ ڈویژن جھنگ)

INF(M) 258/68